یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد للہ

اہلحدیث

جلد ۱ نمبر ۲۹

امرتسر ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... لعہ

والیان ریاست سے ... لعہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے ... لعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت - بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کل خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے

حکم شرعی

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل چند سطور کو اخبار اہلحدیث میں جگہ دیکر بندہ کو ممنون فرماویں:-

کیا اہلحدیث میں سے کوئی صاحب مندرجہ ذیل سوال کی بابت عملی طور پر اہلحدیث ہونیکا ثبوت دے سکتے ہیں؟ کچھ عرصہ ہوا کہ بندہ کی زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر برائے خدا کوئی صاحب بالتخصیص قوم و پیشہ کسی اہلحدیث سے میرا نکاح تجویز کر دیں تو نہایت مہربانی ہوگی اگر قوم یا پیشہ کے امتیاز کی ضرورت ہوتی تو حضرت زینب کا نکاح زید سے نہ ہوتا۔ راقم ایک سائل محمد رمضان نو مسلم جلال آباد خورد اہلحدیث

(ایڈیٹر) ہم بھی سفارش کرتا ہے کہ سائل کا نکاح کفو میں کرا دیا جاوے

بر آوردن کار امید وار + راز تیه بندی شکستن ہزار

قادیاں میں طاعون

گذشتہ سے پیوستہ

نمبر سابق میں قادیاں میں طاعون کی بابت مرزاجی کی پیشگوئیاں درج کر کے بتلایا گیا ہے ۔ کہ مارچ ۔ اپریل کے دو مہینوں میں قادیاں میں ۳۱۳ آدمی طاعون کا شکار ہوئے ۔ چونکہ قادیانی پرچہ الحکم کے ایک نامہ نگار نے اہل حدیث پر اعتراض کیا ہے ۔ کہ اہلحدیث کہلا کر دشمنہ باتیں لکھتے ہو ۔ کیا سلسلہ حدیث کے راویاں کا یہی طریق تھا ۔ اسلئے اہلحدیث اس سوال کی قدر کرتا ہے ۔ کیونکہ خدا کے فضل سے اہلحدیث کو ناز ہے ۔ کہ اس نے آج تک سلسلہ اخبار کو خوب ملحوظ رکھا ہے ۔ سنئیے! قادیاں میں ۳۱۳ والی روایت کے راوی ایک بڑے معتبر اور ثقہ مرزاجی کے مخلص دوست اور مشیر خاص بلکہ ہمسایہ دیوار بدیوار یعنی سید محمد علیشاہ صاحب قادیانی پنشنر ہیں ۔ جنہوں نے گورداسپور میں چند معزز اصحاب کے مجمع میں یہ بیان کیا ۔ کہ مارچ اور اپریل کے دو مہینوں کے اندر ۳۱۳ ۔ آدمی مرے ہیں ۔ اور یہ بھی کہا ۔ کہ حکیم نورالدین کی لڑکی کو بخار ہوا تھا جب یہ شبہ ہوا کہ طاعونی بخار ہے چنانچہ اون کو حکم ہوا ۔ کہ باہر درختوں کے نیچے اسکو لیجائیں ۔ اور وہ چلے گئے کہئے! ایڈیٹر الحکم! اہل حدیث اس سے زیادہ اپنی سند کا ثبوت کیا دے سکتا ہے ۔ اور اگر آپ سید صاحب موصوف کا اس بیان سے انکار چھاپ دیں گے ۔ تو ہم آپکو گورداسپور پلیگ ڈیوٹی آفس کی رپورٹ سے نام بنام بتلا دیں گے ۔ جسکی سردست ہمکو ضرورت نہیں ۔ بتلائیے جس مقام پر اسقدر طاعون ہو ۔ کہ ۲۸ سو کی آبادی سے ۳۱۳ چل بسیں اور موضع کے باشندے تو بجائے خود مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا مشن کالج (تعلیم الاسلام قادیاں) بھی بند ہو کر مدرسین اور طلبا اپنے اپنے گھروں کو چلتے ہیں ۔ وہ طاعون جارف اور موجب انتشار و فرار ہے یا ابھی کچھ کسر ہے الله الله! مرزاجی کی وہ بھول بھلیاں اور یہ حیلہ سازیاں، آہ سے

جو آرزو ہو اسکا نتیجہ ہے انفعال * اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

بتلائیے! اب بیچاری قادیاں کو مرزاجی کی وجہ سے دارالامان کہا جائے یا دارالزیاں اور بیت الحزان ۔!

اسی بحث کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا مرزاجی کا کوئی امتی بھی وبائے طاعون سے مریگا یا نہیں؟ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ بموجب حدیث نبوی انکو شہادت ہوگی یا نہیں؟ آجتک تو مرزائی اسی بات پر نازاں تھے ۔ کہ ہمیں طاعون ہرگز نہیں ہوگا ۔ کیونکہ مرزاجی نے اپنی کاغذی کشتی میں مریدوں کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا ۔ مگر افسوس کہ جب موضع تلونڈی جھنگلاں اور موضع ننگل باغباناں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں بقول مرزاجی انکی امت اس وبا سے کتوں کی موت بکثرت سے مرے تو ایڈیٹر الحکم کو یہ سوجھی کہ مبادا خود بدولت ہی کہیں تشریف نہ لیجاویں ۔ اسلئے انہوں نے جھٹ لکھ مارا ۔ کہ حضرت جی کو الہام ہوا تھا ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ بعض سابقین یعنی مرزائی بھی نشانہ طاعون ہو گئے ہیں! الحکم ۲۴ ۔ اپریل صفحہ ۳ ۔ کالم ۱ ۔ چلو جی سے

بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیو

مرزائیو! کس ناز پر تم کہتے تھے ۔ کہ ہم خدا کی پناہ میں ہیں مرزاجی نے کس بھروسہ پر تمہارا کاغذی کشتی میں ٹیکہ طاعون کرانے سے منع کیا تھا ۔ کہ بس جو سلسلہ عالیہ متعالیہ میں داخل ہونا ہی طاعون سے حفاظت ہے ۔

آج اس الہام سے معلوم ہوا ۔ کہ سلسلہ عالیہ کے معزز ممبر بھی نشانۂ طاعون ہوں گے اور ضرور ہوں گے ۔ گو ہماری دعا ہے ۔ کہ خدا سب ہندوستان کو اس بلا سے عافیت بخشے مگر مرزاجی کے الہام سے یہی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مرزائیوں کی خیر نہیں ۔ کیونکہ انکا الہام جتلا رہا ہے کہ چھوٹے بڑے سب کے سب مرزائی حتے کہ خاندان رسالت بطالت بھی اس میں مبتلا ہوں گے اور ضرور ہوں گے ۔ کیونکہ الہام مرقومہ آیت قرآنی ہے اور اس میں الناس کا لفظ سب امت محمدیہ کو شامل ہے ۔ مگر جس حیثیت سے مرزاجی کو الہام ہوا ۔ اس حیثیت سے وہ فرقۂ احمدیہ (مرزائیہ)

ahmadimuslim.de

کو گھیرتا ہے۔ جیسا قرآن کی آیت ہونے کی حیثیت سے سب مسلمانوں کو مراد لیتا ہے۔ پس جسطرح آیت کے نزول کے وقت تمام مسلمانوں بلکہ تمام خاندان رسالت حقہ کو اس آیت نے اپنا مصداق بنایا تھا۔ اور سب کو تکلیفات پہنچی تھیں۔ اسیطرح مرزاجی کے الہام ہونے کی حیثیت سے اب الہام کا مدار صدق اسپر ہے کہ کل مرزائی مع کے خاندان رسالت کا ذمہ بھی اس سے حصہ وافر لیں۔ بہت خوب ؎

چشم ما روشن و دل ما شاد

مرزاجی کا الہام بھی کیا تھا۔ جان کا روگ ہوا۔ کہ اپنی قسمت کیلئے سابقہ تمام الہاموں بلکہ تمام مرزائیوں بلکہ تمام خاندان رسالت باطلہ کے ممبروں کو بھی ہضم کر جاوے۔ آہ ؎

درد ہے جاں کی عوض ہر رگ و پے میں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

ناظرین! یہ ہیں مرزاجی کے الہام اور یہ ہیں اُن کی تاویلات۔ یا یوں کہئے! کہ اُن کے الہاموں کا حشر اجسام مکہ مرتب ہیں۔ کہ وہی سچائی یا ڈھٹائی کا راگ الاپ جاتے ہیں۔ سچ ہے ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گزشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے پانچویں حدیث پر بھی بالفاظ ذیل اعتراض کیا ہے:۔

"(۵) نماز عشا کے متعلق ابو داؤد میں وقتوں کے باب میں"
"ایک حدیث میں تو یہ مضمون ہے۔ کہ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب"
"اور عشا پانچوں وقت تمام انبیا نماز پڑھتے رہے ہیں۔"
"لیکن اسکے قریب ہی وقتوں کے باب میں یہ حدیث آئی"
"حدیث اس مضمون کی آپ نے لکھی ہے کہ عشا کی نماز پہلی"
"امتوں میں نہ تھی اور امت محمدیہ کو سابقہ امتوں پر"
"اس نماز کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔ بعید المشرقین"
"دونوں حدیثیں ملاحظہ ہوں:۔"

(۱) عن عاصم بن حميد السكوني انه سمع معاذ بن جبل يقول ابقينا النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة فتأخر حتى ظن الظان انه ليس بخارج والقائل منا يقول صلى فانا لكذلك حتى خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال اعتموا بهذه الصلوة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم (ابو داؤد باب وقت عشا مطبوعہ نولکشور)

ترجمہ۔ عاصم بن حمید السکونی سے روایت ہے۔ کہ اُس نے معاذ بن جبل کو کہتے ہوئے سنا۔ کہ نماز عشا کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو چھوڑ گئے اور آپ نے بہت دیر کر دی یہانتک کہ گمان کرنیوالے نے گمان کیا کہ آپ نہیں نکلینگے اور ہم میں سے بعض یہ کہتے تھے کہ آپ نماز پڑھ چکے اور ہم اسی حالت میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے پس لوگوں نے آپکو جو کچھ کہا سو کہا پھر آپ نے فرمایا۔ کہ اس نماز میں دیر کیا کرو۔ کہ تحقیق اس نماز سے تمکو تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے تم سے پہلے اس کو کسی امت نے نہیں پڑھا۔

"اس حدیث کے الفاظ زیر خط سے اظہر من الشمس ہے کہ"
"عشا کی نماز پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی۔ یہ صرف"
"امت محمدیہ کو فضیلت دی گئی ہے۔ اب دوسری حدیث دیکھیے"

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امني جبرائيل عليه السلام عند البيت مرتين فصلى بي الظهر حين زالت الشمس وكانت قدر الشراك وصلى بي العصر حين كان ظله مثله وصلى بي المغرب حين

ترجمہ:۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرائیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے قریب دو دفعہ میری امامت کی۔ پس اُس نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔ جبکہ سورج ڈھل گیا۔ اور سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر تھا۔ اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ سایہ اسکے برابر ہوگیا اور مغرب کی

ahmadimuslim.de

افطر الصائم وصلی بی العشاء حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم فلما کان الغد صلی بی العصر حین کان ظله مثلیه وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء الی ثلث اللیل وصلی بی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد هذا وقت الانبیاء من قبلک والوقت ما بین هذین الوقتین۔

(ابوداود باب المواقیت ... مطبوعہ نولکشور)

نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشا کی نماز پڑھائی جبکہ شفق غائب ہوگئی اور فجر کی نماز اسوقت پڑھائی جبکہ کھانا پینا روزہ دار پر حرام ہوجاتا ہے پس جب دوسرا دن ہوا تو اس نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ اس کا سایہ اسکی مثل ہوگیا اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ اسکا سایہ اسکی دو مثل ہوگیا اور مغرب کی نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشا کی نماز رات کے تیسرے حصے تک پڑھائی اور فجر کی نماز پڑھائی - پس خوب روشنی ہوگئی - پھر میری طرف متوجہ ہوگیا اور کہا اے محمد یہ ہے وقت تجھ سے پہلے تمام انبیاء کا اور وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے

الفاظ مذکورہ خط سے بخوبی واضح ہے - کہ سابقہ انبیاء کی نمازوں کے بھی یہی پانچوں وقت تھے - جن میں عشا بھی داخل ہے۔

میں بڑے شوق سے انتظار کروں گا - کہ کوئی اہلحدیث صاحب ان حدیثوں میں تطبیق دے۔ بظاہر ان حدیثوں میں بڑا تناقض ہے - لیکن حدیثوں میں یہ تناقض ہونا کوئی عجیب بات نہیں آمین اونچی کہنے کی بھی حدیثیں موجود ہیں - آہستہ کہنے کی بھی - ترمذی میں دونوں باب موجود ہیں - اور ایک ہی راوی دونوں طرح کی حدیثوں کی روایت کرتا ہے رفع یدین کرنے کی بھی نہ کرنے کی بہت سے مسائل کی ہر دو طرح کی حدیثیں موجود ہیں افسوس! صد افسوس!!

پہلی حدیث میں ایک اور بات قابل غور ہے کہ معاذ بن جبل صاحب نماز عشا کو نماز عتمہ کہتے ہیں اور خود رسول سلام علیہ کی نسبت بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے اس نماز کو متعلق اعتموا کا لفظ بولا ہے۔ جو کہ عتمہ سے مشتق ہے مسلم و بخاری میں ایک حدیث ہے جس میں ان کا کہنا آپ کی طرف منسوب ہے ولو یعلمون ما فی العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا - یعنی اگر لوگ جانیں کہ عتمہ (عشا) اور صبح کی نمازمیں کیا ثواب ہے - تو ان نمازوں میں ضرور آویں اس میں آپ کا عشا کو عتمہ کہنا ہی بیان کیا گیا ہے حالانکہ دوسری حدیثوں میں یہ بیان موجود ہے کہ رسول سلام علیہ نے نماز عشا کو نماز عتمہ کہنے سے منع فرمایا ہے - کیونکہ اس کو عتمہ گنوار لوگ کہتے ہیں۔ حدیث ملاحظہ ہو مسلم میں باب ہے باب فی اسم صلوة العشاء

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا انها العشاء وهم یعتمون بالابل (مسلم ... مطبوعہ ملک صدیقی لاہور)

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ گنوار لوگ تمہاری نماز کے نام کے بارے میں تم پر غالب نہ آجائیں خبردار! اس کا نام عشا ہی ہے اور چونکہ لوگ اونٹنیوں کے دودھ دوہنے میں دیر کرتے ہیں (اس لئے اس کا نام عتمہ رکھتے ہیں)

اب جائے غور ہے - کہ ایک جگہ تو یہ کہا جاتا ہے - کہ رسول اللہ سلام علیہ نے نماز کو عتمہ کہنے سے منع کیا ہے کیونکہ یہ گنواروں کی بولی ہے لیکن دوسری جگہ یہ کہا جاتا ہے کہ خود رسول اللہ نے ہی اس نماز کو عتمہ کہا - گویا کہ خود ہی آپ نے کہنے کے خلاف کیا - معاذ اللہ حاشا لقد اے رسول کے جاننے والے رسول کے نام پر نعرے بلند کرنے والو! آنکھیں کھول کر دیکھو - کہ تمہارے پیارے رسول کو یہ حدیثیں گنوار بناتی ہیں - کیا ایسی حدیثوں کو تم پیار سے اپنے پاس رکھو گے یا جلا دو گے - اے ظالمو

ahmadiyyamuslim.de

تم مجھے کہتے ہو۔ کہ تو رسول اللہ کے حق میں گستاخانہ کلمے بولتا ہے۔ اب اپنے گریبانوں میں منہ ڈالو اور شرم سے ڈوب مرو۔ اب بالآخر میں پھر یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ کیا یہ ممکن بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایسی متناقض باتیں زبان مبارک سے نکالی ہوں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا میرا ایمان تو یہی کہتا ہے۔ کہ اے اہلحدیث تمہارا ایمان اسکو ممکن جانے تو جانے مجھے تو عین الیقین ہے کہ یہ احادیث جھوٹی ہیں۔ اور یہ کسی ایسے شخص نے گھڑ کر آپکے ذمے لگائی ہیں جو کہ پکا دشمن آپکا ہے اسلام سے بیزار ہے کوئی یہودی یا نصرانی ہو۔

خلاصہ اس مضمون کا دو جملوں میں ہے یہ کہ آپ دونوں حدیثوں میں دو طرح سے تعارض پاتے ہیں۔ اول یہ کہ حدیث جبرئیلی میں عشا کی نماز کا وجوب امم سابقہ پر معلوم ہوتا ہے مگر پہلی حدیث سے اس کا خلاف مفہوم ہے۔ دوئم عشا کے وقت کو عتمہ کہنے سے منع کیا۔ مگر سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ نے عتمہ کہا۔ پس یہ ہے آپ کی طول طویل تقریر کا خلاصہ۔ اب سنئے! پہلے تعارض کے جواب میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پہلے امتوں پر عشا کی نماز فرض نہ تھی۔ بلکہ بطور نفل کے پڑھتے تھے۔ ان معنے سے آنحضرت نے نفی کی ہے یعنی مطلب یہ ہے۔ کہ پہلی امتوں نے اس نماز کو تمہاری طرح بطور فرض کے نہیں پڑھا۔ جبکہ بطور نفل کے پڑھتے تھے جسکا وقت حدیث جبرئیل میں بتلایا گیا ہے۔ مگر میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ پہلی امتوں پر بھی نماز عشا بدستور فرض تھی۔ اور حدیث جبرئیلی میں جو اوقات بتلائے گئے ہیں۔ بالکل وہی ہیں جو حضرات انبیاء علیہم السلام کی نمازوں کے لئے تھے مگر اس حدیث میں جو فرمایا کہ کسی نے تم سے پہلے یہ نماز نہیں پڑھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت اتنی رات گذری پر نہیں پڑھی۔ چنانچہ ابوداؤد کی اس حدیث کے متصل ہی امام ابوداؤد نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں:۔ لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ یعنی آنحضرت نے فرمایا۔ اگر ضعیفوں کا ضعف اور بیماروں کی بیماری مانع نہ ہو۔ تو میں اس نماز عشا کو نصف شب تک پیچھے کر دیا کرتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شبہ کی طرف حضور نے اشارہ فرمایا کہ نماز عشا اس وقت قریب نصف شب کسی نے تم سے پہلے نہیں پڑھی نہ یہ کہ کسی نے مطلق نماز عشا پڑھی ہی نہیں۔ ہاں اس توجیہ پر آپ یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ یہ توجیہ حدیث جبرئیلی کے خلاف ہے۔ جس میں صاف لکھا ہے کہ عشا کی نماز کا وقت ثلث شب تک ہے پھر یہ نصف شب تک کیوں نماز ادا کرنے کی تجویز فرمائی۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ثلث شب تک نماز کا وقت تو معمولی بتلایا ہے اس سے آگے عدم جواز نہیں بتلایا۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اوقات معمولہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا ثلث شب تک ہے اور عصر کا دو مثلوں تک مگر بایں ہمہ جیسا دو مثل بعد عصر کی نماز جائز ہے۔ اسی طرح ثلث شب کے عشا کی نماز جائز ہے بلکہ بلحاظ تکلیف بیداری اولیٰ اور افضل ہے۔ فتدبر فانہ دقیق۔

عتمہ کی بابت بھی آپنے غلطی کھائی ہے اصل جڑ غلطی کی یہ ہے کہ آپ حدیث شریف کے ایسے شائق اور محب خالص ہیں کہ حدیث میں کیسا ہی حکم کیوں نہ ہو۔ آپ اسکو شرعی تصور کر لیتے ہیں۔ جو آپ کی حدیث دانی کی دلیل ہے۔ حالانکہ احادیث شریف میں کبھی تو احکام شرعیہ ہوتے ہیں۔ جنکے کرنے پر ثواب۔ اور نہ کرنے پر عتاب ہوتا ہے۔ مگر یہ طریق ہمیشہ نہیں بلکہ بعض اوقات احادیث میں احکام شفقتی ہوتے ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض شفقت سے اپنی امت کو فرمائے ہوتے ہیں جیسے تبرید ظہر وغیرہ ہم بتلا چکے ہیں۔ کبھی احکام عرفی بھی ہوتے ہیں۔ جو زبان دانی کے متعلق ہوتے ہیں۔ ان کی مثال ہم روزمرہ اپنے میں پاتے ہیں۔ کہ شہروں کے رئیس اور فصیح اللسان اپنے متعلقین کا کوئی گنواری لفظ سنکر کہا کرتے ہیں۔ کہ گنواروں کی طرح نہ بولا کرو۔ مگر کبھی کبھی گنواروں سے پالا پڑ جائے۔

ahmadimuslim.de

تو ان گنواروں کے سمجھانے کو وہی لفظ بولنے پڑتے ہیں جنسے منع کیا ہوتا ہے - تو یہ میری تقریر ایسی ہے کہ کسی معاملہ فہم کو (جسکے تعلقات کا دائرہ عام خاص سے ہو) اس میں ذرہ بھر شک نہیں ہو سکتا - پس حضور نبوی کا یہ فرمانا - کہ تم عتمہ نہ کہا کرو - قسم اوّل سے مگر خود عتمہ کہنا قسم ثانی سے ہے علاوہ اسکے اگر ہم آپ سے اس کا ثبوت طلب کریں - کہ بتلائیے اس کا ثبوت ہے - کہ حضور نبوی نے عتمہ کہنے سے منع پہلے کیا پھر خود ہی عتمہ کہا کیوں ؟ یہ ممکن نہیں - کہ جن احادیث میں عتمہ کہنے کا ذکر احادیث میں آتا ہے - وہ پہلے کی ہوں اور جن میں منع آتا ہے وہ پیچھے کی اور بنیاد منع اور بولنے کی وہی ہو - جو اوپر بیان کر گئے ہیں - تو بتلائیے ؟ آپ کس دلیل سے اس کا خلاف کہہ سکتے ہیں :-

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت

گذشتہ سے پیوستہ

اور خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں ارشاد فرماتے

اللہ انزل احسن الحدیث کتابا

(ترجمہ) اللہ نے اوتاری بہتر بات کتاب - احسن کے معنے بہت خوبصورت - اللہ پاک فرماتا ہے میری کتاب احسن الحدیث ہے اور مرزا کہے - کہ قرآن سخت زبان اور گندی گالیاں دینے والا ہے -

اگر یہاں یہ سوال ہو - کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید کی نسبت ایسا کیوں لکھا - تو جواب یہ ہے - کہ مرزا صاحب پر سخت زبانی کے باعث یعنے سخت اور گندے الفاظ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت تحریر کرنے کے باعث لوگوں نے اعتراض کئے -

تو مرزا نے اپنی سخت زبانی کے الزام کو رفع کرنے کیلئے یہ لکھدیا - کہ قرآن میں بھی ایسے الفاظ ہیں - جو نہایت سخت اور گندی گالیاں ہیں - پس بجہت ثبوت ازالہ سے اصل عبارت نقل کرتا ہوں :-

دیکھو ! صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں جو پہلا نکتہ چینی اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے - کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں -

ف :- چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؟ بیشک مرزا صاحب اپنی بدزبانی کے باعث عند اللہ اور عند الناس بھی ملزم ہیں چنانچہ چند سال کا عرصہ ہوا ہے کہ حکام وقت نے بھی مرزا صاحب کو بدزبانی سے حکماً بند کیا تھا - لیکن العادۃ من الموت سے پہلے ہٹنا بھی تو مشکل ہے جیسا کہ سنا جاتا ہے کہ مرزا صاحب پر باعث بدزبانی ایک مقدمہ دائر ہے یہ بھی سنا جاتا ہے - کہ مرزا صاحب اس مقدمہ میں فتح کا نقارہ بجا رہے ہیں - خیر جو کچھ ہوگا - دیکھا جائیگا -

اب میں مرزائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں - کہ غور سے سنئے - کہ خداوند تعالیٰ کا معاملہ جو مخلوق کے ساتھ ہے - وہ طاقتی اور ٹھیک طور پر ہے کیونکہ جیسے وہ تمام اشیاء کا اکیلا خالق ہے - ویسے ہی مالک بھی ہے - اور اسکو اپنی تمام مخلوق اور مملوک میں ہر طرح سے کرنے اور کہنے کا حق ہے - مخلوق میں سے کسی کی کیا مجال ہے کہ اوس پر اعتراض کرے یا اس سے پوچھے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا یا کہا - چنانچہ اپنی اپنی تعریف میں فرمایا ہے - لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (ترجمہ) نہیں سوال کیا جاتا - اس چیز سے کہ کرتا ہے اور وہ سوال کئے جاتے ہیں -

اے مرزائیو ! خداوند تعالیٰ سے ڈر کر ضد اور تعصب کو دور کر کے ایمانا سچ ہی کہو (سوال) اگر کوئی مسلمان یہ کہے - کہ قرآن اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے (تو) اور یا یہ کہے - کہ قرآن ایسا سخت زبان اور گالیاں دینے والا ہے - جس سے غایت درجہ غبی اور جاہل بھی بے خبر

ahmadimuslim.de

نہیں ہے۔ (۳) اور یا یہ کہے۔ کہ قرآن میں ایسے الفاظ موجود ہیں
جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ تو ایسے شخص کو
تم مسلمان کہوگے یا کچھ اور؟ میں کہتا ہوں۔ کہ قرآن کہتا ہے
لعنت اللہ علی الکاذبین اور تم کہو لے مرزائیو! آمین ؎

خدا سے ڈر تعصب چھوڑ پیارے — اگر حق کی سمجھ ہے تو لے پیارے
نہ ملنے جو حدیث مصطفیٰ کو — لگے کو آگ ہو در گور پیارے

راقم۔ بندہ اللہ دتا از یتیم خانہ بہاولپور

سخت شکایت ہے

کہ بارہا لکھا گیا ہے۔ کہ خریدار اپنے خط میں اپنی چٹ کا نمبر ضرور لکھا کریں۔ گو ان کا نام نامی کتنا ہی مشہور ہو۔ اور اڈیٹر اور محرر کو ان سے ذاتی نیاز حاصل ہو۔ مگر رجسٹر کی تلاش میں تو تکلیف ہوتی ہے۔ آج ایک کارڈ نقل کیا جاتا ہے دیکھئے! کس طریق سے لکھا ہے۔ کیا ایسے خطوط کی تعمیل ہو سکتی ہے:۔

"از طرف فدوی احمد حسن طالب علم السلام علیکم! بعدہٗ گزارش یہ ہے۔ کہ پتہ معروف پر اخبار روانہ فرما دیا کریں کا بلکہ پتہ ذیل میں روانہ کیجئے گا"

اس خط کو دیکھ کر کون کہ سکتا ہے؟ کہ پتہ معروف کیا ہے؟ اور یہ صاحب کون ہیں۔ راقم خط کو یہ خیال نہیں آیا۔ کہ اوّل تو احمد حسن کی تلاش میں کتنا وقت لگیگا۔ پھر بعد دقت ملا۔ تو ممکن ہے کہ کوئی اور احمد حسن بھی خریداروں میں ہوں۔ غرض بے نمبر خط کی تعمیل میں محرر کو سخت تکلیف ہوتی ہے بعض دوست نمبر لکھتے بھی ہیں تو رجسٹر والا نمبر ۳۵۳ لکھ دیتے ہیں حالانکہ چٹ کا نمبر وہ ہوتا ہے جو ان کے نام کے سر پر ہوتا ہے دوسری شکایت یہ کہ باوجود مرات کرات لکھنے کے بھی کئی احباب ہفتوں بلکہ مہینوں بعد پرچہ کی عدم وصولی سے اطلاع دیتے ہیں۔ حالانکہ کئی دفعہ لکھا ہے کہ ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیا کریں۔ تاکہ دوسرے پرچہ کے ساتھ ہی روانہ ہو سکے ہمنے بھی بہت سے شکایتی خطوط جمع کر کے پوسٹماسٹر جنرل کی خدمت میں بھیجدئے ہیں۔ آج ٹون انسپکٹر ڈاکخانجات تفصیلی حالات لکھ کر لے گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ آئندہ کو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت پیدا نہ ہوگی +

نفس ناطقہ اور اس کے کام

(ماخوذ از عصر جدید)

جس شخص نے پہلے ہی سے علم النفس پر زیادہ توجہ نہ کی ہو وہ پوری طرح نہیں سمجھ سکتا۔ کہ علم النفس کیا ہے؟ یا اسکا مطالعہ کیوں کرنا چاہیئے؟ اور اگر ان لوگوں سے صلاح مشورہ کریں۔ جنکا کام ہے۔ کہ ہمکو اسباب سے آگاہ کریں تو ہمکو بلاشبہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ ان دو فوق سوالوں کے جواب میں کچھ نہ کچھ اختلاف رائے ہے۔ مگر یہی بات مطالعہ کے ہر ایک مضمون کی بابت زیادہ تر صادق آتی ہے۔ کیونکہ جو تعریفیں معلم اپنے شاگردوں کو نہایت ہی ابتدائی عمر میں بتاتے ہیں۔ یا کتابیں لکھنے والے کتابوں کے ابتدائی صفحوں میں درج کرتے ہیں وہ منجملہ ان چیزوں کے ہیں۔ جن پر علمی تحقیقات کرنیوالوں کا عام اتفاق بہت ہی کم ہوتا ہے۔

علم النفس کیا ہے؟ گو باوجود تمام مشکلات کے یہ بات ممکن ہے کہ اس سوال کا جواب اس طرح پر دیا جائے۔ جس سے ہر شخص علم النفس کا مطالعہ اس طرح شروع کر سکے کہ اس کو اس علم کے موضوع اور طریقہ دونوں کا خاصی صفائی سے تصور پیدا ہو جاوے۔ فقط اتنی ضرورت ہوگی۔ کہ تعریف میں چند لفظ استعمال کئے جائیں گے۔ جنکے معنوں کو زیادہ صاف طور پر سمجھنے کیلئے اسوقت تک چھوڑ دینا چاہیئے۔ جبکہ اس مضمون کا مطالعہ آگے بڑھے۔

اس امر پر غور کرتے ہیں کہ علم النفس کیا ہے؟ ہم روزانہ

ahmadimuslim.de

زندگی کے تجربوں میں سے کسی تجربہ سے شروع کر سکتے ہیں کیونکہ اس علم میں بمقابلہ باقی تمام علوم کے کم از کم ایک فایدہ یہ ہے کہ اس علم کے واقعات اور نمونوں کو کہیں دور تلاش کرنا نہیں پڑتا۔ اور نہ اُن لوگوں سے روپیہ دیکر خریدنا پڑتا ہے۔ جنہوں نے اُن نمونوں کو جمع کیا ہے جیسا کہ علم نباتات۔ علم طبقات الارض۔ علم الاعضا وغیرہ میں ہوتا ہے۔ ہم اُن واقعات کو ہمیشہ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ جن نمونوں کا مطالعہ کرنا ہے وہ خود ہم ہی تو ہیں۔

آؤ اب چند انسانی تجربوں کو جن سے ہر شخص مانوس ہے مثال کے طور پر بیان کریں۔ فرض کرو۔ کہ بازار میں چلتے چلتے ہماری توجہ کسی خاص شخص کی طرف مائل ہو گئی ہے جو دور سے ہماری طرف آ رہا ہے۔ اول اول اُس شخص کی صورت صاف طور پر ہمکو نظر نہیں آتی۔ اور اسی وجہ سے ہم اپنے دل سے یہ سوال کرتے ہیں۔ یہ شخص جو دور سے اس طرف آ رہا ہے کون ہو گا؟ جو سوال ہم نے اپنے دل سے اس طرح پوچھا ہے اس کا جواب دینے کیلئے غالباً اب ہمارے دل میں شوق پیدا ہو جائے گا۔ پس ہم زیادہ غور سے نظر ڈالتے ہیں اور اسی اثنا میں سرگرمی سے سوچتے ہیں۔ کہ یہ شخص کس سے مشابہ ہے۔ اس خاص وقت میں اس رستہ سے کس شخص کے آنے کا احتمال ہے۔ تھوڑے عرصہ میں اسکے خط و خال اور لباس زیادہ کامل طور پر معلوم ہو جاتے ہیں مگر ابھی ہم اس شخص کو پہچان نہیں سکتے۔ اور نہ اس کا نام بتا سکتے ہیں۔ یا عام طور پر کہینگے۔ کہ ہم اسبات کا تصور نہیں کر سکتے۔ کہ وہ کون شخص ہو گا۔ مگر اب یکایک ہم اسکو پہچان لیتے ہیں۔ ہمارے دل میں یہ بات آتی ہے۔ کہ یہ تو میاں رمضان خاں ہیں۔ ان سے تو گذشتہ موسم گرما میں سمندر کے کنارہ پر ہماری ملاقات ہوئی تھی اور ہمکو یاد ہے۔ کہ کشتی کی سیر یا لان ٹینس میں چند گھنٹے ہم نے اُن کے ساتھ بسر کئے تھے۔ اب اُس پہلے تاثر کی بجائے۔ جسکی وجہ سے اس شخص کو یاد کرنے کی کوشش میں ہم سرگرم اور حیران اور متفکر تھے۔ ایک حظ نفس کا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ ہم فوراً تدبیریں کرتے ہیں کہ اُس کی دعوت کریں۔ اور انگلستان شہر کی سیر کرائیں۔ مگر اب اسبات کو یاد کرکے کہ ہم نے پہلے سے قول و اقرار کر لیا ہے جسکو پورا کرنا ضرور ہے تاثر کی تبدیلی دوبارہ واقع ہوتی ہے۔ اور آخر کار استدلال کے ایک فوری عمل کے بعد۔ جس سے ہم اسبات کی تصویر اپنے دل میں قایم کر لیتے ہیں۔ کہ دو ممکن طریقوں میں سے کون سے طریقہ سے فوائد یا نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہم کسی ایک طریقہ کو پسند کر لیتے ہیں۔

(۲) حیثیت نظر۔ اس قسم کے تجربے جو ابھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شخص کی زندگی میں اکثر اوقات پیش آتے ہیں۔ مگر جس حیثیت سے علم النفس میں اُن پر نظر کیجاتی ہے۔ اُس حیثیت سے بالعموم اُن کا لحاظ نہیں کیا جاتا اگر یہ خاص تجربہ ہم میں سے کسی شخص کے سامنے ٹھیک اُسی طرح پیش آئے۔ جس طرح کہ بیان کیا گیا ہے تو ہمکو اپنے نفس کے کاموں میں یہ حیثیت کذائی غالباً کچھ دلچسپی نہ ہو گی۔ بلکہ ہم زیادہ تر اِن سوالوں کو حل کرینگے۔ یہ کون شخص آ رہا ہے؟ مجھے کس نام سے اسکو پکارنا چاہئے؟ کیونکر اس سے صاحب سلامت کرنی چاہئے؟ اور ملنے کے بعد اُس سے کس طرح پیش آنا چاہئے؟ جو ہماری دلچسپی کا باعث ہونگے۔ یعنے ہمارے سوالات عملی ہوتے ہیں۔ اُن کا تعلق ہمارے اپنے خیالات تاثرات اور تدابیر سے بہ حیثیت کذائی کچھ نہیں ہوتا یا بہت ہی کم ہوتا ہے۔ بلکہ ہر شے کا تعلق اُن ہی چیزوں سے ہوتا ہے جن کی بابت ہم خیال کر رہے تھے یا جن کی طرف ہمارے تاثرات مائل ہوئے تھے یا جنکے متعلق ہم تدبیریں کر رہے تھے۔ اِس معمولی عملی حیثیت نظر کو بعض اوقات ظاہری حیثیت نظر کہتے ہیں

مگر جس حیثیت نظر سے اُن تمام واقعات کا خیال کیا جاتا ہے جو شکل واقعہ مذکورۂ بالا کے ہیں - اُس حیثیت نظر کو علم النفس باشکل تبدیل کر دیتا ہے - آخر اب اُسی پر اختصار کے ساتھ تبدیل شدہ حیثیت نظر سے غور کریں - سب سے پہلے ہم یہ بات دیکھتے ہیں - کہ اس قصہ میں "توجہ" کا بیان ہے - جو ایک شئے کی طرف مائل ہو گئی تھی اور پھر ارادہ اس پر قائم ہو گئی تھی - پھر ادراک کا - یعنی اس بات کا علم کہ وہ کیا شئے ہے - جو حواس (اور اس صورت میں آنکھوں) کے استعمال سے اور نیز خیال کرنے اور یاد کرنے کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے - یہاں تک کہ صاف طور پر شناخت حاصل ہو جاتی ہے پھر تاثرات کا جو رنج فدا کی کیفیت اور لہجہ کو بدل دیتے ہیں اور آخر کار تدبیر اور پسند کا بیان ہے اور اس امر کا بھی ذکر ہے - کہ انکے طرز عمل ہیں انکو کسطرح پورا کرنا چاہئے - اب دیکھو توجہ - ادراک - خیال - یادداشت - تاثر - خواہ خوشی کا ہو خواہ غم کا - تدبیر کرنا اور پسند کرنا یہ سب چیزیں بہ حیثیت کہ ذاتی اور نیز ذاتی اعتبار سے ایسے واقعات ہیں - جن سے علم النفس بحث کرتا ہے ❊ (باقی آئندہ)

استفتاء

سوالات

نمبر ۱۵ :- علم مسمریزم سیکھنا جائز ہے یا نہیں ؟ (محمد خلیل از سیالکوٹ)

نمبر ۱۶ :- نابالغ لڑکے لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں - باپ ایجاب قبول کرے تو کسطرح کرے - (ایضاً)

نمبر ۱۷ :- نماز میں جب انسان کھڑا ہو - تو ہر دو پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہئے آیا کچھ مقرر ہے یا اختیار ہے - (ب) نماز پڑھتے ہوئے اگر سامنے سجدے کی جگہ یا کسیقدر بلندی پر طاق میں قرآن شریف یا کوئی دینی کتاب رکھی ہو - تو نماز درست ہے یا نہیں ؟ (خریدار اہلحدیث)

نمبر ۱۸ :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور عمرو دونوں برادر حقیقی تھے اور ان کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جدا جدا تھی - اتفاقاً زید اور اسکی زوجہ مرض طاعون میں انتقال کر گئے - زید کے ایک بیٹی ہے - زید نے بقید حیات اپنی بیٹی کو ایک مکان اور ایک دوکان اور ایک کھیت جہیز میں دیدیا - چار کھیت اور ایک مکان زید کا اور ہے - عمرو کہتا ہے کہ زید نے میرے بیٹے کو متبنے کیا ہے - اب یہ جائیداد زید کی سب میری اور میرے اس بیٹے کی ہے کہ جسکو زید نے متبنے کیا ہے - اس کل جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ میں زید کی بیٹی کا کچھ حق نہیں میں مالک ہوں - بیٹی زید کی کہتی ہے کہ کل جائیداد کی میں وارث ہوں متبنے کا شرع شریف سے کچھ حصہ نہیں اب ان دونوں میں شرعاً اصل مالک کون ہے اور کتنا کتنا حصہ دونوں کو ملنا چاہئے - کتاب اللہ اور کتاب الرسول اور اجماع مجتہدین سے جو مطابق سنت کے ہو - تحریر فرمائیے بینوا توجروا (عبد اللطیف از سیندور خان)

نمبر ۱۹ :- ایک شخص اپنی لڑکی کو اسکے خاوند کے گھر نہیں بھیجتا اور کسی دوسرے گھر میں چھپا دی ہے بحالیکہ اسکے خاوند میں کوئی عیب نہیں اور وہ آباد کرنا چاہتا ہے - اور عام لوگوں سے سنا جاتا ہے کہ وہ لڑکی کو عیسائیوں کے گھر چھپا آیا ہے اسپر حدیث شریف کا کیا حکم ہے راقم :- (حافظ میران بخش از سیالکوٹ)

نمبر ۲۰ :- نماز میں سورتوں کا آگے پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ جیسے قل ہو اللہ پہلے پڑھے اور تبت یدا پیچھے -

نمبر ۲۱ :- سورہ فاتحہ کے بعد کوئی آیت شروع کرے اور بھول جاوے اور کہیں سے شروع کر دے تو نماز ہوگی یا نہیں ؟ (میر مصطفے از نگینہ)

نمبر ۲۲ :- اگر صبح کو غسل کر کے کپڑے بدلائے جائیں اور یقین ہو کہ جرابیں بوٹ کے اندر ہیں صرف دو پہر کو بوٹ نکالے اور پلنگ پر ہو بیٹھے استراحت کے بعد پیشین (ظہر) کو اٹھے اور جرابیں پاؤں میں ڈال لیں پانی موجود ہے مگر دل جرابوں اور پاؤں کی پاکی کی شہادت دیتا ہے - اسلئے ان پر صرف ہاتھ پھیر کر نماز ادا کی گئی نماز درست ہوگی یا نہ ؟ نمبر ۲۳ :- بین آمین و اہل ہنود کیلئے بھی الطریق مذکور کیا حکم ہے ؟ (خریدار اہلحدیث از کوہاٹ)

ahnafmuslim.de

جوابات

نمبر ۱۵- کیا علم مسمریزم ایک انسانی قوی کو ترقی دیتا ہے اس میں کوئی کلمات شرکیہ کفریہ نہیں ہوتے بلکہ محض قدرتی اسباب کا استعمال ہے - اسلئے اسکے سیکھنے میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی - اگر کوئی صاحب اسکی قباحت سے اطلاع دینگے - تو درج کردی جائے گی -

نمبر ۱۶:- نابالغوں کا نکاح کرادینا درست ہے باپ کو اختیار ہے - کسی بیٹے کے نام پر قبول کرے یا اُس کا نام نہ لے - تو بھی بیٹے ہی کا نکاح ہوگا - جو نام حاضرین کے ذہن میں متصور ہوگا یہ مسئلہ اہلحدیث کے سابقہ نمبروں میں بھی آچکا ہے

نمبر ۱۷- نماز میں اپنے پاؤں کو جتنے اندازہ پر بیرون از نماز عادتاً کھڑا ہوسکے کھڑا رکھے ہاں ساتھ والوں کی تکلیف کا خیال رکھے - کیونکہ ساتھی کو تکلیف دینا حدیث میں منع آیا ہے - (ب) نماز پڑھتے ہوئے سامنے کوئی کتاب ہو - نماز میں خلل نہیں آسکتا -

نمبر ۱۸- زید کی لڑکی کا نصف اور بھائی کا نصف بھتیجی کا کوئی حق نہیں خدا فرماتا ہے - وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ایک لڑکی کا نصف حصہ ہے بھائی عصبہ ہے بھتیجی کی بابت فرماتا ہے مَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ یعنے تمہارے لے پالک خدا کے نزدیک تمہارے بیٹے نہیں ہیں یہ تو صرف تمہارے منہ کی باتیں ہیں -

نمبر ۱۹ - اگر واقعی ایسا ہے تو سخت گنہگار ہے - حدیث شریف میں آیا ہے - کہ بارہ سال کی لڑکی کا نکاح اگر باپ نہ کراوے تو جو کچھ خرابی پیدا ہوگی اوسکا گناہ ہوگا - ایسا ہی اس صورت میں باپ مجرم ہے - ایک حدیث میں ہے کہ شیطان کسی گناہ سے اتنا خوش نہیں ہوتا - جتنا بیوی خاوند میں لڑائی ہونے سے ہوتا ہے مگر کوئی باپ بلا وجہ اپنی لڑکی کو غیر آباد کرنا نہیں چاہتا - اسکا علم خدا کو ہے -

نمبر ۲۰:- سورتوں کی تقدیم تاخیر کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایکدفعہ پہلی رکعت میں سورہ کہف پڑھی - اور دوسری میں سورہ یوسف پڑھی تھی فقہانے بلا ترتیب سورتوں کا پڑھنا مکروہ لکھا ہے - مگر کوئی دلیل اسپر نہیں بتلائی - والعلم عند اللہ -

نمبر ۲۱:- درست ہے -

نمبر ۲۲:- نماز درست نہ ہوگی - کیونکہ اگر جرابیں اتار سویا ہو تب بھی اور پہن کر سویا ہے تب بھی سونے سے وضو ٹوٹ گیا - اسلئے نئے سر سے وضو کرکے جرابیں پہنے اور آئندہ کو مسح کرے -

نمبر ۲۳:- بشین پر بھی مسح درست نہیں -

انتخاب الاخبار

مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہوتا رہا ہے اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی شہادت نئے سر سے ہوتی رہی - ابھی ختم نہیں ہوئی -

مرزا جی کو الہام ہوا ہے - اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنِّيْ اَمَرْتُ الْمَلٰئِكَةَ لَكُمْ زَادَ اللّٰهُ عُمُرَكَ (الحکم ۲۴- اپریل ۱۹۰۴ء) یعنے جو تم چاہو سو کرو میں نے تمکو بخشدیا - انشاء اللہ امن پانے والے ہوگئے - جو چاہو کرو - میں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دیا - خدا نے تیری عمر زیادہ کردی - (مضمون بدستور در لبطن قائل - ویدہ بائید - وقت پیری شباب کی باتیں ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں)

سرکاری رپورٹ ہے - کہ قادیاں میں مئی کے پہلے ہفتہ مختتمہ ۷ مئی میں ۷۰ - آدمی آلودہ طاعون ہوئے اور ۵۲ فوت ہوئے دوسرے ہفتہ مختتمہ ۱۴ مئی میں ۳۶ - آلودہ ہوئے اور ۴۷ فوت ہوئے حالانکہ ۲۴ - اپریل کو الحکم نے بڑی خوشی سے ایک غیر معمولی پرچہ نکالا تھا - کہ قادیاں میں اب آرام ہے

اس آرام سے بیماری کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

قبول اسلام۔ مولوی غلام محی الدین خان صاحب پیش امام جامع مسجد شاہجہانپور کے ہاتھ پر ۲ مئی کو تین آدمی مسلمان ہوئے احمد۔ مریم۔ بی اسلام من نام رکھے گئے۔

۲۹۔ اپریل کو بھی ایک آدمی عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا۔ بی اسلام من سے اس کا نکاح کیا گیا۔ (شیخ احمد اللہ امروہی)

سیالکوٹ۔ کے نائیوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ اپنی عورتوں کو براتوں میں ڈھولیوں کے ساتھ نہ جانے دینگے سبب پڑگی ہے۔

۲۲ مئی کو انجمن اسلامیہ امرتسر نے حسب دستور مجلس مولود بڑی شان و شوکت سے کرائی۔ (خدا معلوم مسلمان بھائی کیا سنتوں سے فراغت پا چکے ہیں کہ بدعات میں مشغول ہو گئے ہیں۔ ابھی تو کئی ایک سنتیں بلکہ فرض واجب بھی باقی ہیں۔ آہ ع

تو کار زمیں را نکو ساختی — کہ با آسماں نیز پرداختی

مجلس مولود کے بدعت ہونے کا اقرار خود علماء حنفیہ کو بھی ہے خدا مسلمانوں پر رحم فرماوے اور انکو اتباع سنت کا شوق عطا کرے)

۵ ماہ کے زور و شور کے بعد آخر کار طاعون گیا ہے اب بالکل مفقود ہو گیا ہے۔ قریباً سات ہزار مرد عورتیں اور بچے اس کی نذر ہو چکے ہیں (افسوس قادیاں میں ابھی تک ہے؟)

دربنگہ میں ایک برہمن عورت جسے حسن مجسم بتایا جاتا ہے۔ کلام و منتر کے زور سے طاعون۔ سرطان۔ پھوڑا پھنسی اور زکام وغیرہ کے مریضوں کو اچھا کر رہی ہے۔ والعلم عند اللہ

ماہ حال کے پہلے نصف میں کل ہندوستان کی ریلوں کی آمدنی بمقابلہ ماسبق کے اسی عرصہ کی نسبت بقدر ۵ لاکھ روپیہ کے زیادہ ہوئی۔

لارڈ کرزن بہادر موجودہ انتظام کے مطابق ۲۳ یا ۲۴ ستمبر کو ہندوستان میں واپس آئینگے۔

محکمہ آب و ہوا نے پیشین گوئی کی ہے کہ شمال مغربی ہندوستان میں غضب کی گرمی پڑے گی خصوصاً رات کے وقت۔

(دیکھئے قادیانی گپ نہ ہو)

میجر پرڈو ۳۰۔ اپریل کو بخیر و عافیت کابل پہنچ گئے اور امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ہز ہائینس کی ہتھیلی میں اپریشن کیا۔ جس سے وہ دن بھر کر سوئے امیر صاحب میجر صاحب موصوف سے بڑے خوش ہوئے ہیں۔

کابل کی خبریں مظہر ہیں۔ کہ افغانستان میں فصلوں کی حالت اچھی ہے۔

لارڈ کرزن لنڈن میں پہنچ گئے ہیں۔ ٹائمز نے ایک لیڈر میں لارڈ کرزن بہادر کی حکومت کی از حد تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ لارڈ موصوف بروقت یہاں پہنچے ہیں۔ کیونکہ ان کا مشورہ دربار مہم تبت ہوم گورنمنٹ کیلئے خاص طور سے مفید ثابت ہوگا

روسی جنگی ضرورت کے لئے لوگوں سے مویشی لے رہے ہیں۔ جس سے جاپانی سخت اظہار ناراضگی کر رہے ہیں۔

دریائے یالو کی لڑائی میں جاپانیوں کے ۳۰۔ افسر اور ۷۰۰ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے

جاپانی کامیابیوں نے روس میں خطرہ پیدا کر دیا ہے اور جنرل سٹاف راوی ہے۔ کہ تازہ ترین حالات طویل اور خونخوار جنگ کی خبر دیتے ہیں۔

جرمن اخبارات جو اب تک سرد مہری سے کام لے رہے تھے جاپانیوں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

روسیوں نے چین کی ۲۶ کشتیاں چاول سے لدی ہوئی لیا ہو کے قریب گرفتار کی ہیں۔ جو شنسن کو جا رہی تھیں

جاپانیوں نے از سر نو پورٹ ایڈمز کی ریلوے پر قبضہ کر لیا ہے اور پورٹ آرتھر کا سلسلہ رسل و رسائل وغیرہ پھر منقطع ہو گیا ہے (شاباش)

جو روسی دریائے یالو کی لڑائی میں مجروح ہوئے تھے ان کا

ahmadimuslim.de

جاپانی بڑی احتیاط سے علاج کرتے ہیں (انسانی ہمدردی یہی
۱۶ - کی شام کو زار میدان جنگ کو جانے والی فوجوں کو الوداع
کہنے کا سا کاف گئے۔

گورنمنٹ چین نے اپنے قائمقاموں کے نام جو ممالک غیر میں
مقیم ہیں۔ احکام نافذ کئے ہیں۔ کہ وہ تمام طاقتوں کو یقین دلادیں
کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ وہ جنگ میں ثالثی کی پالیسی پر پورے
طور سے کاربند رہیگی (چین بھی عجب بے غیرت ہے جاپان
تو اسکے لئے لڑے مگر وہ علیحدہ ہٹکر تماشہ دیکھا کئے)

جاپانی باوجود روسیوں کی سخت گولہ باری کے خلیج کرین کی
سرنگوں کو ہٹا رہے ہیں۔

بمبئی میں راجہ بائی کا گھنٹہ گھر - ایک مشہور و خوبصورت عمارت
ہے۔ پہلے ہی قریباً پانچسال کا عرصہ گذرا کہ اسپر سے گر کر یا
بقول بعض گرائی جاکر دو پارسی لیڈیاں مرچکی تھیں۔ یہ افسوسناک
و دردانگیز حادثہ لوگوں کو ابھی بھولا نہ تھا۔ کہ حال میں ایک اور
پارسی نوجوان اسکے اوپر سے گرکر ہلاک ہوگیا۔

دہلی کے جینیوں نے آریوں کی ایک کتاب کے خلاف
مجسٹریٹ ضلع کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا ہے۔ اس کتاب
میں آریوں نے جین مت والوں پر بڑے دل آزار حملے کئے ہیں

گورنمنٹ نے کوئٹہ میں سردارزادوں کی تعلیم کے واسطے
ایک بورڈنگ بنانے کو ساٹھ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

بنارس میں سنسکرت یونیورسٹی کیلئے ۵ لاکھ روپیہ جمع
کرینگے۔ آنریبل منشی مادھولال ایک لاکھ دینگے۔ (ہمارے
لیڈروں کو عربی کی مخالفت ہی سوجھتی ہے)

شملہ میں گھوڑوں اور کتوں کی نمائش کا سالانہ جلسہ ۲۴ جون
کو قرار پایا۔ انعام ہونگے۔

بمبئی میں پلیگ ہسپتال کے ڈاکٹر لین ایچ چوکسے کو طاعون
ہوگیا ہے۔ (کہیں مرزا صاحب قادیانی کو بُرا تو نہیں کہا؟)

کرسچن کالج مدراس کے ایک طالب علم نے ٹیکا چیچک
کرایا۔ اسکے اثر سے مرگیا۔

ولائت میں پروفیسر وُلف نے دو نئے سیارے معلوم کئے
بارھویں اور تیرھویں سطر کے درمیان (قومی اقبال کے نشان
ہیں کہ ایک ایک جماعت بلکہ فرد فرد الگ الگ کام میں لگا ہوا
ہے۔ کوئی علمی تحقیقات میں ہے تو کوئی تجارتی اور ملکی ترقی
کی فکر میں۔ پھر ایک دوسرے کے حامی ہیں۔ یہی اسلامی تعلیم
تھی۔ کہ اَلْمُسْلِمُوْنَ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا یعنے مسلمان تو ایک
دیوار کی طرح ہیں جسکی ایک اینٹ دوسری کو تھامے ہوتی ہے
مگر کیا ہم ایسے ہیں؟ افسوس۔ اسکا جواب نفی میں ملتا ہے۔ آہ! اے
شریعت کے جو ہم نے پیمان توڑ کر + وہ لیجا کے سب اہل مغرب نے جوڑ کر

امریکا میں مسٹر کا خطاب موقوف کرینگے بجائے اسکے نام
کے ساتھ پیشہ کا لفظ استعمال ہوگا۔

جنگ یالو میں پانچہزار جاپانیوں نے بیس ہزار روسیوں پر
حملہ کرکے ان کو تتر بتر کر دیا تہا۔ (انگریزی اخباروں کی یہ
سے بیجا تعصب کا نمونہ ہے)

جاپانی تارپیڈو پانچ سرنگیں دریافت کرکے اُنکو اڑا چکے روسی
گولہ باری سے بے پرواہیں۔

اس مضمون کی تار خبر آئی ہے کہ روسیوں نے نیوچوانگ کا علاقہ
بالکل خالی کر دیا۔

سننا جاتا ہے کہ جاپانی فوج میں کرنیل کے عہدہ پر ایک ترک
افسر بھی ہیں۔ اُن کا نام نامی عبداللہ یوسف آفندی ہے۔

لنڈن میں جو لوگ بے مزدوری اور آوارہ گرد پہنچ جاتے
ہیں۔ اُن کے روکنے کیلئے پارلیمنٹ میں مسودہ قانون پیش
ہے۔ اسکے بعد کوئی بیکار آوارہ باشندہ غیر داخل نہ ہوگا۔

ڈاکٹر عطا محمد صاحب خان بہادر حضور والیسرائے کے آنریری
اسسٹنٹ سرجن مقرر کئے گئے ہیں۔

ایک جلیل القدر نوجوان میمصاحب مسماۃ میڈم کنڈوروف نے
روسی فوج میں اپنا نام لکھوایا ہے جو پورٹ آرتھر کو روانہ ہونیوالی ہے
اور رقاوساندزوں کی اول رجمنٹ میں شریک ہونگی خاص پایہ تخت کا
سے یہ اول لیڈی ہیں جو میدان جنگ میں مردانہ وار نکلی ہیں +

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de